301/8181/11

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نام : حفظ الرحمٰن

نگراں : پروفیسر عراق رضا زیدی

شعبہ فارسی جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی

عنوان : تنقید وتدوین دیوان بہادر شاہ مارہروی

ہندوستان میں عہد وسطیٰ کی تاریخی حقیقت، سیاسی حالات، ثقافتی اقدار اور تہذیب وتمدن سے واقف ہونے کے لئے فارسی زبان وادب کے دقیق وعمیق مطالعہ کی ضرورت ہے۔

بہادر شاہ مارہروی اٹھارویں صدی عیسوی کے شاعر ہیں جو مارہرہ میں پیدا ہوئے۔ ان کا خاندان، خاندان کنبوہی یا خاندان زبیری کہلاتا ہے۔ اس خاندان کا سلسلہ نسب حضرت زبیر بن العوامؓ کی ذات اقدس پر منتہی ہوتا ہے۔ اسی نسبت سے یہ خاندان زبیری کہلاتا ہے۔ بہادر شاہ کے اجداد بلاد عرب سے ہجرت کر کے ۱۴۵ھ میں فتح سندھ کے تقریباً ۵۰ برس بعد سندھ کے قریب شہر ''کنبابہ'' میں آباد ہوئے۔ اسی مناسبت سے یہ زبیری کنبوہی کہلائے۔ اس کے بعد ان کے جد خواجہ عماد الدین شیخ عماد ۹۳۸ھ میں مارہرہ میں آباد ہوئے۔ بہادر شاہ کا سلسلہ نسب ۹ واسطوں سے خواجہ حسن ملتانی مارہروی سے ملتا ہے جو شیر شاہ سوری کے دور کے مشہور ومعروف امیر رہے ہیں۔

بہادر شاہ کی تعلیم وتربیت مارہرہ میں ہی ہوئی اور وہ جوانی تک یہیں رہے۔ انہیں سیر وسیاحت کا بڑا شوق تھا۔ اسی دوران انہوں نے اپنے بیشتر اشعار رقم کئے۔ بہادر شاہ کے استاد کا نام سید جمال علی تھا۔ ان کو سلسلہ چشتیہ اور قادریہ سے لگاؤ تھا۔ مارہرہ قادریہ سلسلہ کا ایک اہم مرکز رہا ہے۔ مارہرہ کی سرزمین پر میر عبدالجلیل بلگرامی اور شاہ ابوالبرکات جیسے اکابرین گذرے ہیں۔ بہادر شاہ نے ۱۲۵۸ھ میں مارہرہ میں ہی وفات پائی۔ اس موقع پر سید شاہ عالم نے انہیں ''خاقانی عہد'' اور ''شاہ شعرا'' کے القاب سے نوازا اور اس موقع پر یہ رباعی کہی۔

حیف مرد آنکہ ز ہجرانش رفت
تا فلک نالہ و آہ شعرا
گر کسی سال وصالش پرسد
گو ''ز دنیا شدہ شاہ شعرا''

۱۲۵۸ھ

بہادر شاہ غزل، قصیدہ، تاریخ، معما اور مثنوی غرضکہ ہر صنف سخن پر قادر تھے۔ قوت حافظہ اتنا قوی تھا کہ سیکڑوں اشعار زبانی یاد تھے۔ مارہرہ بدایوں اور ایٹہ کے درمیان پڑتا ہے۔ یہ علاقہ علوم اسلامی کا مرکز رہا ہے۔ جہاں یہ قصبہ آباد ہے وہاں ایک جنگل تھا جس کے اکثر باشندوں کا پیشہ رہزنی تھا۔ ایک موقع پر انہی سنگدل رہزنوں نے سلطان علاؤالدین خلجی کی فوجوں پر ظلم وستم کیا تو سلطان نے انہیں تباہ و برباد کرادیا۔ اس کے بعد سلطان ہی کی اجازت سے اسے از سر نو آباد کیا گیا یعنی مار کے ہری (سرسبز) اور رفتہ رفتہ اس کا نام مارہرہ ہوگیا۔

مارہرہ کو مذہبی عقیدت اور شہرت حاصل ہے۔ یہاں دو بڑی درگاہیں ہیں۔ بڑی درگاہ جو حضرت سید عبدالجلیل کا مزار شریف ہے چھوٹی درگاہ سید عبدالجلیل کے پوتے شاہ ابوالبرکات کا مزار شریف ہے۔

بہادر شاہؔ کا کلام سادہ سہل اور عام فہم ہے۔ انہوں نے خسروؔ، حافظؔ، سعدیؔ اور نظیریؔ کی پیروی کی ہے۔ اور ان کی زمینوں میں غزلیں بھی لکھی ہیں۔ قصاید میں مسعود سعد سلمان کی پیروی کی ہے۔

بہادر شاہؔ کے دیوان کی ابتدا غزلوں سے ہوتی ہے۔ اس میں کل غزلوں کی تعداد ۲۹۹ ہے اور ۱۳۴۷ اشعار، پندرہ رباعی اور تاریخ گوئی سے متعلق ۱۸۳ اشعار ہیں۔ ایک قصیدہ حضور سرور کائنات ﷺ کی شان میں اور ایک قصیدہ حضورؐ کے نواسہ حضرت امام حسینؓ کی مدح میں ہے جس میں بالترتیب ایک سو چودہ اور ستائیس اشعار ہیں۔

ان کے دیوان کی جو سب سے اہم بات ہے وہ ''تاریخ گوئی'' ہے۔

تاریخ گوئی ایک ایسی صنف سخن ہے جس کے ذریعہ پیدائش، وفات، جشن وغیرہ کی تاریخی معلومات کے ساتھ ساتھ اس دور کے تاریخی، ادبی و سیاسی حالات کی بھی معلومات فراہم ہوتی ہے۔ دیوان میں ان تمام معتبر لوازمات کے علاوہ اور بھی بہت کچھ ہے جن میں پیغمبران خدا حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور خضر علیہ السلام کا ذکر ملتا ہے۔

مختصر طور پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ بہادر شاہؔ کے کلام میں وہ تمام خوبیاں در آئی ہیں جو کلاسیکل شعراء کے کلام کا طرۂ امتیاز ہیں۔ انہیں وجوہ کی بنا پر کہا جاسکتا ہے کہ بہادر شاہؔ فارسی ادب کے تیسری صف کے شعراء میں ایک اہم مقام کے حامل ہیں۔ ان کے کلام میں جہاں ایک طرف ہندوستان کے کچھ علاقوں کی تاریخی معلومات فراہم ہوتی ہے وہیں اس دور کے تصوف و عرفان اور اہل تصوف سے بھی آشنائی ہوتی ہے جو فارسی ادب کی اہم شناخت ہے۔